© rasailojaraid.com

خانوں اور مساجد کے ساتھ، تو اس کی تحقیقات کی جائیں گی اور اس کی تلافی کی جائیگی، مجھ سے آپ یہ وعدہ کریں کہ اس بارہ میں پورا ذمہ لیا جائیگا اور مرکز صوبوں سے رابطہ قائم کرے گا۔

اس کے جواب میں وزیر انصاف اور حکومت کے ذمہ دار یقین دلاتے رہے کہ اس کی واقعی تحقیقات کی جائیں گی اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ اب قوم منتظر ہے — کروڑوں مسلمان منتظر ہیں کہ سینٹ کے محترم ایوان میں جو وعدے کئے گئے، جو یقین دہانی کرائی گئی، عملاً اس سلسلہ میں پیش رفت کب ہو گی..

حضرت مولانا عبد الغنی صاحب مرحوم

سابق مدرس دار العلوم حقانیہ

۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ کو دین کے ایک مخلص خادم دار العلوم حقانیہ کے سابق استاذ جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عبد الغنی صاحب دیروی بھی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۹۱۸ء کے لگ بھگ موضع ستھانہ ضلع دیر میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولانا حیدر علی تھا۔ نسباً آپ پٹھانوں کی اتمان خیل شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد اور پھر اپنے چچازاد بھائی مولانا محمد حسن سے حاصل کی۔ ۱۳۴۹ھ میں مرکز علم دار العلوم دیوبند پہنچے۔ چونکہ مبتدی تھے اس لئے دار العلوم دیوبند میں امداد کے مستحق نہ ہو سکے۔ لہذا مدرسہ صدیقیہ دہلی میں داخل ہو گئے۔ اور ایک سال تک مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی، حال صدر وفاق المدارس العربیہ و مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی۔ سے تعلیم حاصل کی۔

۱۳۵۰ھ میں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ڈابھیل میں داخل ہوئے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ حضرت العلامہ انور شاہ کشمیری کی صحبتوں اور زیارتوں سے بھی مشرف ہوئے۔

۱۳۵۱ھ میں میرٹھ میں مولانا عبد الرحمٰن ہزاروی سے استفادہ کیا۔ ۱۳۵۴ھ میں باقاعدہ طور پر دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی۔ مولانا محمد ابراہیم بلیاوی۔ مولانا میاں اصغر حسین صاحب۔ مولانا شمس الحق افغانی اور مولانا مفتی محمد شفیع سے دورۂ حدیث پڑھا۔ علم حدیث کی تحصیل تکمیل کی۔

فراغت کے بعد قومی مدرسہ علی گڑھ میں مختلف علوم و فنون کی منتہی کتابیں پڑھائیں۔ تقسیم ملک پر ۱۹۴۷ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں وہاں تشریف لائے۔ ۱۳۷۰ھ میں دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کے لئے آپ کی تقرری ہوئی۔ مختلف علوم وفنون اور معقولات کی اونچی کتابوں میں آپ کو درک حاصل تھا۔ آپ کے اخلاقِ حسنہ، تواضع، ملنساری، طلبہ پر شفقت اور عام معاملات میں اکابر کا پرتو تھا۔ تمام عمر درس تدریس اور خدمت واشاعت دین میں گذار دی۔ سامراج دشمنی اپنے اکابر کی طرح گھٹی میں پڑی تھی۔ درس کے دوران کسی بھی مناسبت سے سامراج دشمنی کا ذکر چل پڑتا تو آپ کی رگِ حمیت پھڑک اٹھتی ایسا محسوس ہوتا کہ گویا ذاتی دشمن مدتوں کی انتظار کے بعد آج پاؤں تلے آگیا ہے۔ بقول استاذ محترم مولانا سمیع الحق مدیر الحق کے کہ :۔ "ہمیں اس وقت حیرت ہوتی جب مرحوم دنیا بھر کے سیاسی انقلابات، ایشیا، افریقہ، امریکہ بغرض یورپ کے کسی خطہ میں کوئی واقعہ ظہور پذیر ہوتا مولانا مرحوم اس کے پورے سیاسی پس منظر اور ما لہٗ وما علیہ پر مکمل عبور حاصل ہوتا۔ تدریس میں عمق، استدلال اور اندازِ گفتگو سادہ اور دلنشیں ہوتا تھا۔ ۳۰ سال تک دارالعلوم میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۳۹۰ھ میں ہوتی کے نوابوں نے اکبر دارالعلوم کے نام سے مردان کے قریب ایک مدرسہ قائم کیا۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی اس کے سرپرست اور مدرس مقرر ہوتے۔ حضرت افغانی چونکہ آپ کے استاد تھے تو ان کے شدید اصرار کے پیشِ نظر آپ انکار نہ کر سکے۔ لہٰذا آپ دارالعلوم حقانیہ سے اکبر دارالعلوم منتقل ہو گئے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ دینی مدارس وزارتوں، دنیا و دولت کی فراوانیوں جاہ ومنصب اور نوابی وسرمایہ داری سے نہیں چلتے بلکہ دل کی لگن۔ فقر و استغناء، اخلاص وللہیت اور بوریہ نشینوں کی برکت سے قائم اور مستحکم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اکبر دارالعلوم ناکام ہو گیا۔ تو مولانا عبدالغنی قرب وجوار کے دیگر مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ تاہم دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، سے وہی خادمانہ، مخلصانہ اور والہانہ تعلق قائم رکھا۔

۲۵ رمضان المبارک کو داعی اجل کو لبیک کہا اور اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔ گو مرحوم نہیں ہے مگر ان کے سینکڑوں علماء و فضلاء ان کے تلامذہ کی صورت میں ایک ایسا عظیم صدقہ جاریہ ہیں جن کے ہر عمل خیر میں ان کا برابر کا حصہ ہے۔

نورس
قومی مشروب
پھلوں سے بنا
پھولوں میں بسا

© rasailojaraid.com